قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ عہ — قیمت ششماہی بیرون ہند ۹ لعہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۱ فروری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۸۶




# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## استغفار کی حقیقت

"جاننا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں۔ الحیّ اور القیّوم۔ الحیّ کے معنے ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ القیّوم۔ خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث۔ ہر ایک چیز کا ظاہری۔ باطنی۔ قیام اور زندگی انہی دونوں صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حیّ کا لفظ چاہتا ہے۔ کہ اس کی عبادت کی جائے۔ جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں ایاک نعبد ہے۔ اور القیّوم چاہتا ہے۔ کہ اس سے سہارا طلب کیا جائے۔ اس کو ایاک نستعین کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔

حیّ کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے۔ کہ اس نے پیدا کیا۔ اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ جیسے مثلاً معمار جس نے عمارت کو بنایا ہے۔ اس کے مرجانے سے عمارت کا کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے اس لئے ضروری ہوا۔ کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں۔ اور یہی استغفار ہے۔ اصل حقیقت تو استغفار کی یہ ہے۔ پھر اس کو وسیع کر کے ان لوگوں کے لئے کیا گیا۔ کہ جو گناہ کرتے ہیں۔ کہ ان کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھا جائے۔ لیکن اصل یہ ہے۔ کہ انسانی کمزوریوں سے بچایا جائے۔ پس جو شخص انسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ وہ بے ادب دہریہ ہے۔"

(الحکم ۱۷۔ مارچ ۱۹۰۲ء)

# نیشنل لیگ قادیان کا ایک جلسہ عام

## حکومت کی صریح ناانصافی

کے خلاف

## صدائے احتجاج

قادیان ۹ر فروری۔ آج بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں نیشنل لیگ قادیان کا اجلاس زیر صدارت جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی اے ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ، صدر آل انڈیا نیشنل لیگ منعقد ہوا جس میں شیخ صاحب موصوف نے احرار کی فتنہ پردازیوں اور بدزبانیوں کے متعلق حکومت کے بعض افسروں کے غیر منصفانہ رویہ پر روشنی ڈالی۔ اور نیشنل لیگ کو اپنے فرائض کی طرف متوجہ کیا۔ اس موقعہ پر مولوی عبدالرحیم صاحب نیر شیخ محمود احمد صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے بھی تقریریں کیں۔ اور چند ریزولیوشنز پاس کئے گئے جلسہ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔

(مفصل آئندہ)

# خیر مقدم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

۲ر فروری ۱۹۳۶ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بتقریب سفر سندھ سٹیشن ڈیرہ نواب پر تشریف لائے۔ چند افراد جماعت احمدیہ نے مع چند غیر احمدیوں کے شرف معانقہ حاصل کیا۔ اور بعد معانقہ مولوی غلام احمد صاحب اختر نے حسب ذیل نظم پڑھ کر سنائی:۔ خاکسار فضل کریم

دل ز من بُردی و ہر جاں دگر بار آمدی
ہر دو قربانِ کفِ پایت کہ دلدار آمدی

یا من اندر چشم خود صیقل زدم از انتظار
خواب مے دیدم کنوں در چشم بیدار آمدی

اندریں راہ اے سحابِ نور بارِ ظلِ حق
در سوادِ ظلمتِ نہا ضیا بار آمدی

سوئے مغرب ہمچو ذوالقرنین امیر المومنین
داوریہا تا بفضل آری ز دادار آمدی

برتو ہنفتہا ستو از قدرتِ حق فرض شد
مرکزِ کونی و ہمچوں خور برفتار آمدی

با غنائے حُسن چوں حق گنجِ رافت داشتی
نیست پرواہیت بحس ہم یار بے یار آمدی

یوسفِ مصرِ حرم بہرِ زلیخا فطرتاں
رنجہا برخود کشیدی و بیازار آمدی

چوں عروس الحق زنا محرم بزیرِ پردۂ!
وز کرم بر پاکبازاں پردہ بردار آمدی

اے گلِ صد برگِ خوبی بر تو شیدا صد ہزار
بہرِ زاغانِ سیاہی فطرتاں خار آمدی

خدو خالِ حُسن را با چشمِ شیدایاں سرے است
رشکِ حُسنِ یوسفی بہرِ خریدار آمدی

موجزن اندر دلت بحرِ محیطِ علمِ حق
وز لبت زاں گنجِ بے پایاں گہر بار آمدی

جاں فدایت از پئے اعمال و اخلاقِ بشر
اندریں حشرِ فلتن میزان و معیار آمدی

مجمع البحرین محمود احمدی در فاتحہ
از پئے الحمد مطلوب و طلبگار آمدی

یعنی اندر امتحانگاہِ جلال اندر جمال
شانِ محبوبیت و از عشق سرشار آمدی

ما گنہگاریم و بیکاریم و بدکاریم لیک
تو چرا ائی ؟ گرنہ از بہرِ گنہگار آمدی

پاکبازاِن جہاں را تکیہ بر پاکی بس است
بہرِ کمزور از دُعائے خود مددگار آمدی

نفس و شیطاں بر من آمد حملہ آور از دو سُو
تو چو ذوالقرنین بر تعمیرِ دیوار آمدی

عمر در شرکِ خفی بگذشت و تو بہرِ چہ
گرنہ از بہرِ گسستِ تارِ زنار آمدی

در شبِ تاریک و افتادگاں را یاد کن
کز پئے بیداریٔ بختِ نگونسار آمدی

گر نشد بیماریم دُور اے طبیب عیب تُست
با مسیحائی نفس از بہرِ بیمار آمدی

ہیچ کار از ما نیاید جز بتوفیقِ خدا!
خواہ توفیقم ز حق کز بہرِ ایں کار آمدی

دشمنِ دونت چو از اتمامِ حجت باز ماند
کاش از غوغائے ناپاکش بآزار آمدی

ظلمتِ الحاد را با نورِ دل برکن ز بیخ!
زانکہ چوں مہر از خدا ینبوعِ انوار آمدی

بے بہا گوہر شدہ آں دل کہ در کوئے تو ماند
ہر کسے خواہد دلت وادن کہ دلدار آمدی

پیر زالے بہرِ یوسف رشتہ در کف داشت لیک
با چہ امید اے دلِ ناداں! ببازار آمدی

مجلس از خود رفتنے ۔ نے عالمے باخود نماند
تا بایں حُسن و جمالِ خود پدیدار آمدی

گرچہ دائم اشتراقِ اختر از بد اختری است
یک نظر فرما کہ با اسعادِ بسیار آمدی

# مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کی دوپہر تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ:۔

ضروری ہے کہ جماعتیں جلد سے جلد باقاعدہ اپنے اجلاس عام منعقد کر کے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کی دفتر ہذا میں اطلاع بھجوائیں۔ جماعتیں انتخاب نمائندگان کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں:۔

(۱) کوئی طالب علم مجلس مشاورت کا نمائندہ نہیں ہوسکتا:۔

(۲) جنہیں نمائندہ منتخب کیا جائے وہ صاحب اس جماعت کے ممبر ہوں۔ اور ڈاڑھی رکھتے ہوں:۔

(۳) کسی جماعت کا کوئی عہدیدار سوائے امیر جماعت کے بلا انتخاب جماعت کا نمائندہ نہیں ہوسکتا:۔

(۴) اگر کسی جگہ ایک ہی دوست ہوں۔ تو انہیں خط و کتابت سے بعد حصول اجازت بطور نمائندہ مشاورت میں شریک ہونے کے لئے آنا چاہیئے:۔

پرائیویٹ سکرٹری

# احاطہ ریتی چھلہ کے متعلق احراریوں کی درخواست کی سماعت

بٹالہ ۸ر فروری۔ احرار نے قادیان کے بعض پیشہ ور لوگوں کی طرف سے ریتی چھلہ کی چار دیواری کے متعلق جو استغاثہ دائر کر رکھا ہے۔ اس کی سماعت آج علاقہ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں ہوئی۔ مختار عام صدر انجمن احمدیہ مع جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور۔ جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر بٹالہ اور جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر قادیان انجمن کی طرف سے جواب دہی کے لئے موجود تھے۔

کارروائی مقدمہ ڈیڑھ بجے شروع ہوئی۔ گواہان صبح سے احاطہ میں موجود تھے۔ مگر عدالت نے کہا۔ کہ چونکہ سشن جج صاحب نے مسل طلب کی ہے۔ اور کل اتوار ہونے کی وجہ سے یہ آج ہی بھیجی جانی چاہیئے۔ اس لئے کوئی شہادت نہیں لی جاسکتی۔ مسل واپس آنے پر تاریخ سے مطلع کیا جائے گا:۔ (رپورٹر)

# مجاہدین سلسلہ کا دہلی میں ورود اور روانگی

جیسا کہ الفضل میں اعلان ہو چکا تھا۔ مجاہدین سلسلہ ۲ فروری کی شب کو ۱۰ بجے دہلی اسٹیشن پہ پہونچے۔ احباب جماعت نے استقبال کیا۔ ۳ تاریخ کو ۵ بجے شام روانگی کے وقت بھی احباب جماعت دہلی و شملہ کے علاوہ آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب سشن جج سٹیشن پر تشریف فرما تھے۔ روانگی سے قبل پلیٹ فارم پر گروپ کا فوٹو لیا گیا۔ اور دعا کے بعد احباب نے اپنے مجاہد بھائیوں کو رخصت کیا۔

خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

# حفظِ امن کے متعلق حکومتِ صوبہ سرحد کی فرض شناسی

حکومتِ پنجاب کی صریح غفلت اور اس کے بعض حکام کی طرف سے حوصلہ افزائی کی وجہ سے احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو فتنہ اس لئے برپا کر رکھا ہے۔ کہ عام مسلمانوں کو اشتعال دلا کر ایک طرف تو اپنی مٹھی گرم کر سکیں۔ اور دوسری طرف آئندہ حکومت میں بڑے بڑے عہدے حاصل کرنے کے لئے میدان تیار کر سکیں۔ وہ نہایت ہی شرمناک حد تک پہنچ چکا ہے۔ اور اسے دیکھتے ہوئے کوئی غیر جانبدار اور انصاف پسند انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ایک معقول حکومت ایک مسلمہ فتنہ پرداز اور امن شکن گروہ کو اس حد تک بڑھنے اور اس طرح کھلم کھلا قانون اور اخلاق کی مٹی پلید کر کے پابندِ قانون رعایا پر ظلم و ستم کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ مگر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور ایک عرصہ سے ہو رہا ہے۔ احراری لفنگے بیرونجات میں احمدیوں کو جانی اور مالی نقصان پہونچانے کے لئے اور ان کے مذہبی جذبات کو کچلنے اور پامال کرنے کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں وہ تو الگ رہا۔ جماعت احمدیہ کے دینی مرکز میں آئے دن نئے سے نئے بدقماش محض اس لئے آتے ہیں۔ کہ نہایت ہی گندی اور ناپاک تقریریں کر کے جماعت احمدیہ کو ستائیں۔ اور دکھ دیں۔ تا کہ کسی نہ کسی طرح فساد پیدا ہو۔ یہ سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت ہی فحش اور جھوٹی ایسی داستانیں گھڑ گھڑ کر احرار اپنے اخبار میں پے در پے شائع کر رہے ہیں کہ ایک معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی ان سے معلوم کر سکتا ہے۔ کہ یہ جماعت احمدیہ پر صریح ظلم کیا جا رہا ہے۔ مگر حکومت پنجاب بالکل چپ سادھے بیٹھی ہے۔ گویا احرار پنجاب کے طول و عرض میں اور خاص کر قادیان میں جو کچھ کر رہے ہیں اس میں کوئی بات بھی ایسی نہیں جس کی طرف حکومت کو متوجہ ہونے کی ضرورت ہو۔ حالانکہ حکومت پنجاب کے سامنے حکومت صوبہ سرحد کی واضح مثال موجود ہے۔ احرار نے جس طرح پنجاب میں جماعت احمدیہ کے خلاف عوام الناس کو اشتعال دلا کر فساد برپا کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اسی طرح انہوں نے صوبہ سرحد میں بھی کوشش کی۔ اور بعض پیشہ ور ملانوں کو گانٹھ کر وہی طریقِ عمل اختیار کرنا چاہا جس پر وہ پنجاب میں کھلے بندوں عمل کر رہے ہیں۔ یعنی احمدیوں پر سراسر جھوٹے الزامات لگا کر ان کے عقائد کو مفتریانہ رنگ میں پیش کر کے اور بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے عام لوگوں کو بھڑکانا شروع کر دیا۔ اور اس طرح احمدیوں کی جان و مال کو خطرہ میں ڈالنے کی کوشش کی۔

یہ صورتِ حالات دیکھ کر حکومت صوبہ سرحد نے نہایت ہوشمندی سے کام لیا۔ اور ایسے لوگ جو صوبہ کے امن کو برباد کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور جو قلیل التعداد احمدیوں پر طرح طرح کے ظلم کرنے کے لئے عوام کو اشتعال دلا رہے تھے۔ ان کے متعلق اپنے فرض کو محسوس کرتے ہوئے حفظِ امن کے انتظامات کرنے کی طرف توجہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس قسم کے مظالم سے جو پنجاب میں احرار کی طرف سے احمدیوں پر کئے جا رہے ہیں۔ صوبہ سرحد بڑی حد تک پاک رہا۔

سرحد میں احمدیوں کے خلاف اشتعال پیدا کرنے میں سب سے زیادہ حصہ لینے والا ایک شخص غلام غوث تھا۔ جو انجمن احرار سرحد کا صدر تھا۔ حکومتِ سرحد نے اس کے خلافِ امن طریقِ عمل کے پیشِ نظر جماعت احمدیہ کے خلاف تقریریں کرنے سے اسے روک دیا۔ لیکن چونکہ اس ممانعت کی میعاد حال میں ختم ہونے والی تھی۔ اس لئے احرار اس بات کے لئے خاص تیاریاں کر رہے تھے۔ کہ شر انگیز مولوی غلام غوث پر سے پابندی اُٹھتے ہی اس کے ذریعہ صوبہ سرحد میں فتنہ برپا کر دیا جائے۔ ان حالات کو دیکھ کر سرحدی حکومت نے قانون حفظِ امن کے ماتحت ایک نوٹس کے ذریعہ مزید ایک سال کے لئے مولوی مذکور کی زبان بندی کر دی ہے۔ اور اس طرح اپنے تدبر سے اُٹھتے ہوئے فتنہ کو دبا دیا ہے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اگر کوئی حکومت عدل و انصاف سے کام لے کر کسی فتنہ کا سدِّباب کرنا چاہے۔ اور کسی ظلم و ناانصافی کا انسداد کرنے کیلئے تیار ہو۔ تو اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ جہاں ہم حکومتِ صوبہ سرحد کی فرض شناسی اور انصاف پسندی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہاں حکومت پنجاب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ قیامِ امن و انصاف کے متعلق وہ بھی اپنے فرائض محسوس کرے۔

---

## بہاول پور میں شورش

ایک عرصہ سے ریاست بہاول پور میں اس قسم کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی خاص طاقت رعایائے مختلف طبقوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا کرنے میں کارفرما ہے۔ اور وہ نہیں چاہتی۔ کہ باشندگانِ ریاست امن سے زندگی بسر کر سکیں۔ کبھی مسلمانوں کو آپس میں اُلجھا کر ہنگامہ پیدا کر دیا جاتا ہے۔ اور کبھی ہندو مسلم جھگڑے کھڑے کر دیئے جاتے ہیں۔ آج کل ہندو باوجود والیٔ بہاول پور سے پوری عقیدت۔ اور وفاداری کا اظہار کرنے کے ریاست کے بعض ذمہ وار حکام کے رویہ کے خلاف بڑا شور مچا رہے ہیں۔ اور اس قسم کی شکایات پیش کر رہے ہیں۔ جن کی طرف سے زیادہ دیر تک اغماض نہیں کیا جا سکتا۔ ان حالات میں نہایت ضروری ہے۔ کہ ریاست آزادانہ طور پر تحقیقات کرائے اور جن ریاستی افسروں کے متعلق پبلک کو شکایات ہیں۔ ان کے رویہ کے متعلق صحیح نتیجہ پر پہونچے ورنہ کوئی تعجب نہ ہوگا۔ اگر ریاست بہاول پور کا بھی وہی انجام ہو۔ جو اس وقت تک کئی اور ریاستوں کا ہو چکا ہے۔

---

## جمعیۃ العلماء ہند اور تصاویر

جمعیۃ العلماء ہند دہلی کے آرگن اخبار "الجمعیۃ" نے حال میں اپنا ماہوار ایڈیشن شائع کرنا شروع کیا ہے۔ جس کے متعلق یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ کہ اس میں تصویریں شائع کرنے کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ پہلے پرچہ میں ایک درجن کے قریب تصاویر دی گئی ہیں۔ اور ناظم جمعیۃ العلماء مولوی احمد سعید صاحب خود بھی اس نگارخانہ میں رونق افروز ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دقیانوسی علماء بھی اپنی کینچلی بدل رہے ہیں۔ ایک وقت تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو شائع ہونے پر ان علماء نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔ اور کفر کے فتووں کے جواز کی یہ بھی ایک دلیل قرار دے لی تھی۔ لیکن اب وُہ خود تصاویر شائع کر رہے۔ اور اپنی تصاویر پبلک میں پیش کر رہے ہیں۔

---

## مولانا راشد الخیری کا انتقال

اردو کے ایک بہت بڑے ادیب۔ اور طبقہ نسواں کے بہترین ہمدرد و غمگسار مولانا راشد الخیری کا انتقال ایک نہایت افسوسناک حادثہ ہے۔ آپ نے مسلمان خواتین کی حالتِ زار کو دیکھ کر ان کی فلاح و بہبودی کے لئے جدوجہد شروع کی۔ اور اس موثر انداز سے ان کی زندگی کے مختلف مرحلوں کے مصائب بیان کئے۔ کہ سخت سے سخت دل انسان پڑھ کر بھی بے چین ہو جاتا۔ یہ مقصد آخری وقت تک ان کے پیشِ نظر رہا۔ اور اسے انہوں نے بڑی خوبی سے سر انجام دیا۔ ہمیں اس حادثہ میں مولانا کے لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ مولانا کے قابل فرزند رازق الخیری صاحب جو ایک عرصہ سے رسالہ "عصمت" کو نہایت کامیابی کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ اب اپنے فرائض کو پہلے سے زیادہ محسوس کریں گے۔ اور اپنے والد صاحب کے جاری کئے ہوئے کام کو عمدگی سے جاری رکھنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ مسلمان خواتین تا حال اس بات کی محتاج ہیں۔ کہ ان میں بیداری پیدا کرنے اور ان کے حقوق انہیں دلانے کے لئے مسلسل جدوجہد جاری رکھی جائے۔

# موجودہ زمانہ میں اسلام کے خلاف عیسائیت کی جدوجہد

## جناب مولوی محمد یار صاحب کی جلسہ سالانہ پر تقریر

گذشتہ سے پیوستہ

عیسائیت کی اشاعت کے جو ذرائع میں نے بیان کئے ہیں۔ ان سے جس طریق سے کام لیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق اندازہ لگانے کے لئے میں بعض مثالیں پیش کرتا ہوں۔

### ہسپتالوں کے ذریعہ

رسالہ مسلم ورلڈ امریکہ جس کے ایڈیٹر ڈاکٹر زویمر ہیں۔ اس کے جنوری ۱۹۳۰ء کے نمبر میں رپورٹ درج ہے۔ کہ "اصفہان اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ رہا ہے۔ کئی سالوں تک شہر میں تبلیغ کی اجازت نہ دی گئی لیکن آہستہ آہستہ مخالفت کم ہو گئی۔ اور ہمارے ہسپتال و سکول شروع ہو گئے۔ آج بپتسمہ کا رجسٹر ظاہر کرتا ہے۔ کہ تین سو سے زیادہ مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔ یہ ایک بڑی کامیابی ہے"

اسی طرح "چرچ مشنری سوسائٹی" ایران کے متعلق رپورٹ کرتی ہے۔ کہ "علاج معالجہ کے ذریعہ یسوع مسیح ہر ایک بیمار کو دکھایا جاتا ہے۔ اور بہت سے لوگ اپنے گھروں کو یہ عزم ارادہ کر کے جاتے ہیں۔ کہ وہ دوسروں کو بھی عیسائیت کا وہ پیغام پہونچائیں گے۔ جو انہوں نے ہسپتال میں سنا ہے"

The Church in Persia page 3

یہی سوسائٹی فلسطین کے متعلق رپورٹ کرتی ہے۔ کہ "عرب لوگوں میں علاج معالجہ ہی ایک عمدہ موقعہ پیش کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ خانہ بدوش قبائل میں کام کیا جا سکتا ہے۔ اور متعصب مسلمانوں کے مرکزوں میں بھی تبلیغی کام صرف ہسپتالوں وغیرہ کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے"

The Church in Palestine page 5

### اندھوں کی تعلیم وغیرہ کے ذریعہ

رسالہ مسلم ورلڈ کے نمبر جولائی ۱۹۳۲ء میں ایک اندھے عیسائی مبلغ کی مصر کے متعلق رپورٹ ہے۔ کہ جب میں نے ایک مسجد میں بعض اندھوں کو اکٹھا کر کے ہفتہ میں چار دفعہ سبق دینا شروع کر دیا۔ تو میرے مسجد میں جانے کے متعلق خبریں پھیل گئیں۔ اور شیخوں کو پڑھانے کے متعلق چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ کیونکہ میں ان کو پڑھانے کے لئے بائیبل استعمال کرتا تھا۔ میں نے تب محسوس کیا۔ کہ مسجد میں ہی جاتے رہنا میری غلطی ہو گی۔ بعض مبلغین نے میرے اس خیال کی۔ کہ ازہر یونیورسٹی کے پڑوس میں ایک سکول کھولنا چاہیئے مدد کی۔

پس میں نے ایک جگہ کرایہ پر لے لی۔ جو ازہر یونیورسٹی سے صرف بیس یارڈ کے فاصلہ پر تھی۔ گو میرے متعلق رپورٹیں ہو چکی تھیں کہ میں اسباق میں بائیبل پڑھاتا ہوں۔ تاہم میرے بلانے پر بہت سے طالب علم آ گئے۔ پہلے پہل میں نے سکول کا پروگرام رائج نہ کیا لیکن آہستہ آہستہ میں نے ان کو سکول کے نظام کا عادی بنا لیا۔ ان شیخوں کی تعداد جو پہلے سال آئے ۵۲ تھی ......... میں نے طالب علموں کو بعض ہنر بھی سکھائے۔ جن سے وہ اپنے گھروں میں کام کرتے ہوئے کچھ روپیہ کما سکتے دوسرے سال کے دوران میں ان شیخوں کی تعداد جو سکول آتے نوے تھی۔ اور تیسرے و چوتھے سال یہ تعداد ایک سو چوبیس تک پہونچ گئی...... ۱۹۲۸ء کے موسم گرما میں بعض افواہیں پھیل گئیں۔ جن کی وجہ سے اخبارات میں کچھ مضامین ہمارے سکول اور اس کی کوششوں کے خلاف نکلے۔ جن میں کہا گیا۔ کہ یہ ایک عیسائی قلعہ ازہر یونیورسٹی کے پڑوس میں ہے۔ جس کو قائم رہنے کی اجازت ہرگز نہیں دینی چاہیئے۔ حکومت سے کہا گیا۔ کہ اس کو بند کر دے۔ لیکن چونکہ سکول کھولنے کے وقت میں نے گورنمنٹ کو اس کے مقصد کی اطلاع دے دی تھی۔ اس لئے اس احتیاط کی وجہ سے ہم سکول کو جاری رکھ سکے"

صفحہ ۲۷۹ - ۲۸۰

پھر کوڑھیوں کے علاج وغیرہ کے لئے افریقہ ہندوستان۔ چین و جاپان میں بہت بڑے پیمانہ پر انتظامات کئے گئے ہیں۔ جن کی رپورٹوں کو بوجہ طوالت چھوڑتا ہوں۔

### مشن سکولوں کے ذریعہ

"چرچ مشنری سوسائٹی" کا جو سکول یروشلم میں ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ ہے۔ کہ "طلباء کی اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اور گو ابھی تک تھوڑے ہی ہیں۔ جن کو بپتسمہ دیا گیا ہے۔ تاہم عیسائیت کے لئے فضا اچھی ہو رہی ہے اور سکول کا اثر ان طالب علموں میں ظاہر ہو رہا ہے۔ جنہوں نے وہاں تعلیم پائی۔ اسی طرح گرلز کالج یروشلم میں سوسائٹی مدد کرتی ہے اور مختلف اقوام و مذاہب کی لڑکیوں کے آپس میں دوستانہ تعلقات قائم ہوتے ہیں"

The church in paliatine Page 3

یہی سوسائٹی چین کے متعلق رپورٹ کرتی ہے۔ کہ "چین کے لوگ علم کی بہت قدر کرتے ہیں۔ اور عالم لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اس لئے وہاں ایک عیسائی یونیورسٹی کھولی گئی ہے۔ جس میں پانچ مشنری سوسائٹیاں حصہ لے رہی ہیں۔ طالب علم مرد و عورتیں چین کے تمام اطراف سے آ کر اس میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے ۷۰ فی صدی بغیر کسی شبہ کے عیسائیت کا کام کر رہے ہیں"

Church in China Page. 6

نائیجریا کے متعلق اس سوسائٹی کی رپورٹ ہے۔ کہ

"سینٹ اینڈریوز کالج اویو (Oyo) ایک پاور ہوس کی طرح ہے۔ جہاں مبلغین ٹرینڈ کر کے چاروں طرف بھیجے جاتے ہیں۔ طالب علم رخصتوں میں تبلیغی دوروں پر جاتے ہیں۔ اور اتوار کے دن بھی دیہات میں کام کے لئے نکل جاتے ہیں"

(نائیجریا چرچ صفحہ ۴)

### عورتوں کے متعلق کوشش

چرچ مشنری سوسائٹی ایران کے متعلق لکھتی ہے۔

"نئے حالات ایران کی عورتوں پر خاص طور پر اثر انداز ہیں۔ اب وہ ٹریم کاروں اور بسوں میں بیٹھی نظر آتی ہیں۔ ہوٹلوں میں کھانا کھاتی دکھائی دیتی ہیں۔ حقوق حاصل کرنے کے لئے اخبارات میں مضامین لکھتی ہیں۔ بعض نے پردہ کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ چونکہ ان حالات میں عیسائی تعلیم اور ٹریننگ کی اہم ضرورت ہے۔ اس لئے سوسائٹی نے چار لڑکیوں کے سکول کھول کر اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے"

The Church in Persia Page 5

اس سوسائٹی کی افریقہ کے متعلق حسب ذیل رپورٹ ہے۔

"افریقہ میں عورتوں کے متعلق اور عورتوں کے ذریعہ کام زیادہ اہمیت اختیار کر رہا ہے۔ بعض علاقوں میں عورتیں مردوں سے زیادہ تعداد میں عیسائیت کو قبول کر رہی ہیں۔ Mothers Union (ماؤں کی انجمن) کی شاخیں اثر اور تعداد میں ترقی کر رہی ہیں۔ Kenya (کینیا) کے ڈیونٹی سکول میں ایک نہایت عمدہ بات ہے۔ کہ طالب علموں کی بیویوں کو بھی ٹرینڈ کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ مسیحیت کی بنیادیں مضبوط کرنے کے لئے اپنے خاوندوں کی مدد کر سکیں۔ لیگاس میں عورتوں کی ایک سوسائٹی بارہ ممبروں سے شروع کی گئی تھی۔ اب اس کی پانچ ہزار عورتیں ممبر ہیں۔ جو یقیناً عیسائیت کے لئے ایک زبردست روحانی طاقت ہیں..... گورنمنٹ کی درخواست پر سوسائٹی نے ایک عورت ڈاکٹر Margaret Roseveare. مہیا کی ہے۔ جو Enugu کے ہسپتال میں کام کر رہی ہے۔ اور اسے اپنے بیماروں کو عیسائیت کی تبلیغ کرنے میں کوئی روکاوٹ نہیں ہے"

General Review of the year 1934-35

## اسلام کی تعلیم

عیسائی سوسائٹیوں کے ابھی وُہ کام ہیں جنہیں پیش کر کے یورپ میں اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے دُنیا کے لئے کیا کام کیا ہے۔ کہ ہم اس کو مدنظر رکھتے ہُوئے اسلام قبول کرنے کا خیال کریں؟ موجودہ زمانہ کے عام مسلمانوں اور خاص کر مسلمان ممالک کی حالت کو زیر نظر رکھتے ہُوئے ہمارے پاس سوائے اس کے کوئی جواب نہیں کہ یہ تعلیم تو صرف اسلام ہی کی ہے۔ جو پُورے طور پر ہمیں ان امور کی طرف توجہ دلاتی ہے لیکن مسلمان بدقسمتی سے اس پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ ہاں بعض عیسائی کہلانے والے ممالک اس پاک تعلیم کے ایک حصہ پر اپنے رنگ میں عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر اس Standard تک وُہ بھی ہرگز نہیں پہونچے۔ جہاں اسلام لے جانا چاہتا ہے۔ قرآن کریم شروع ہی الحمد للہ رب العالمین سے ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ تمام جہانوں کی پرورش کرتا ہے۔ اور اسلام خدا تعالےٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کا حکم ان الفاظ میں دیتا ہے۔ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی خدا تعالےٰ کے اخلاق سے اپنے آپ کو رنگین کرو۔ اور ساتھ ہی ان اللہ خلق آدم علےٰ صورتہ کہکر یہ تسلی بھی دے دی۔ کہ تم خدائی صفات کا یقیناً صحیح آئینہ بن سکتے ہو۔ کیونکہ اس نے تمہیں ایسی طاقتیں دے کر پیدا کیا ہے۔

### بیماروں کا علاج اور اسلام

پھر اسلام نے جو تعلیم صفائی کے متعلق دی ہے۔ وُہ ایسی بے نظیر ہے۔ کہ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو یقیناً بہت سی بیماریاں دنیا میں پیدا ہی نہ ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علاج معالجہ اور دوسروں کو اس رنگ میں نفع پہونچانے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:- ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء (بخاری) کہ اللہ تعالےٰ نے ہر بیماری کے لئے شفا رکھی ہے۔

ایک دفعہ کچھ لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور عرض کیا۔ کہ آپ نے فلاں قسم کے علاج سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ (مسلم) جو تم میں سے اپنے بھائی کو علاج کے ذریعہ نفع پہونچانے کی طاقت رکھتا ہے وُہ ضرور نفع پہونچائے۔ کئی بیماریوں کے لئے آپ نے خود نسخے بتا کر نمونہ قائم کیا۔ اور اس طرح بیماریوں کو شفا بھی ہوئی۔

### تعلیم اور اسلام

تعلیم حاصل کرنے کے متعلق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) اطلبوا العلم ولو بالصین کہ علم خواہ کسی دُور کے ملک میں جا کر حاصل کرنا پڑے۔ ضرور حاصل کرو۔

(۲) طلب العلم فریضۃ علےٰ کل مسلم ومسلمۃ۔ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

(۳) من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ۔ یعنی جو علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ وُہ خدا تعالےٰ کے رستہ میں ہی کام کرتا ہے۔

اب کیا اس تعلیم کے ہوتے ہُوئے مسلمانوں کا فرض نہیں تھا۔ کہ وُہ خود علم کے حصول میں اقوام عالم سے آگے ہوتے۔ اور دوسروں کی تعلیم کے لئے بے نظیر جد و جہد کرتے۔

### اسلام اور عورتوں کے حقوق

عورتوں کے حقوق کے متعلق میں مخالفین کی شہادت پیش کر چکا ہوں۔ کہ اسلام نے ایک عظیم الشان کام کیا ہے۔ علاوہ ازیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس حد تک فرماتے ہیں کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ پس کیا ہم پر واجب نہیں تھا۔ کہ ہم نوع انسان کے اس حصہ پر آشکارا کر دیتے کہ اس کی حقیقی آزادی کو صرف اسلام میں ہی قائم کیا گیا ہے؟

### اسلام اور بنی نوع سے سلوک

پھر انسانی مساوات اور تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کے متعلق اسلامی تعلیم موجود ہے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث کیسی جامع ہے۔ کہ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الیٰ عیالہ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۵) مخلوقات خدا تعالےٰ کے بچے ہیں۔ اور تمام مخلوق سے خدا تعالےٰ کو وہی پیارا ہے۔ جو اس کے بچوں سے حسن سلوک کرے۔ پھر قرآنی ارشاد ہے۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ یعنی تم دوسری تمام اقوام سے اس لئے اعلےٰ ہو۔ کہ تم بنی نوع انسان کی خدمت کی غرض سے باقی لوگوں سے علیحدہ کر دیئے گئے ہو۔ یہی نہیں۔ بلکہ فرمایا۔ تعاونوا علےٰ البر والتقویٰ کہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ پس انجمنیں اور سوسائٹیاں بنا کر مخلوقِ خدا کی خدمت کرنے کا کام اہلِ اسلام کے سپرد کیا گیا تھا۔ لیکن افسوس کہ مسلمان کہلانے والے دوسروں سے بھی پیچھے ہیں۔

### جماعت کے لئے کامیابی یقینی ہے

لیکن ان حالات میں بھی جماعت احمدیہ کے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کا نمونہ بمقابلہ مسیح علیہ السلام۔ اور ان کے حواریوں کے ہمارے سامنے موجود ہے۔ اگر ہم کام کریں گے۔ تو یقیناً ہم ہی انشاء اللہ کامیاب ہونگے۔ پس کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ ہماری جماعت یہ ارادہ کر کے کھڑی نہ ہو۔ کہ وُہ اول تو زیادہ ورنہ کم از کم عیسائیوں جتنی کوشش ضرور کرے گی۔ ضروری ہدایات اور راہ نمائی کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جیسا آقا ہمیں عطا فرمایا ہے۔ جو ہمیشہ صحیح لائنز پر ہماری راہ نمائی فرماتے ہیں۔ اور ہماری خوش قسمتی سے موجودہ زمانہ میں جد و جہد کے متعلق بھی انہوں نے بہت سی سکیمیں تیار کی ہیں۔

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ عیسائی خواہ کتنی ہی کوشش کریں۔ وُہ اسلام کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لارڈ کرزن نے عیسائی مبلغوں کی کوششوں کو دیکھ کر ایران سے لکھا:-

"اسلام کی نہ ہلنے والی چٹان کی مانند دیوار کے خلاف تبلیغی کوششوں کی لہریں بغیر کسی فائدہ کے ٹکراتی۔ اور واپس لوٹ جاتی ہیں۔ مشنری خزانے اور قربانیاں یہاں پر ضائع کئے جاتے ہیں۔ عیسائی مبلغین کا کام بجائے روحانی پہلو پر زور دینے کے جسمانی کاموں تک محدود ہے"

(مشنز آف پنجاب وسندھ صفحہ ۲۴۱)

برخلاف اس کے اگر ہم عیسائیوں کی نسبت دسواں حصہ بھی کام کریں۔ تو یقیناً بہت جلد اس کے شاندار نتائج نکلیں گے۔ چنانچہ اس زمانہ کا مرسل جو لیظہرہ علے الدین کلہ کا مصداق تھا۔ فرماتا ہے۔

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

ابؔ تو خوشبو آرہی ہے میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

پس خدا تعالےٰ سے دُعا ہے۔ کہ وُہ اپنے فضل وکرم سے جلد وُہ دن لائے۔ جب دُنیا کا بیشتر حصہ مسلمان اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والا ہو۔ تاکہ دُنیا میں حقیقی امن قائم ہو۔

---

## ضرورت کتب

علاقہ کشمیر کی ایک غریب جماعت کے لئے مندرجہ ذیل کتب کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب استطاعت مرحمت فرما سکیں۔ تو موجب ثواب ہوگا۔ دفتر ہذا میں بھجوا دی جائیں۔ قرآن مجید مترجم۔ تذکرہ تبلیغی پاکٹ بک۔ احمدیت یا حقیقی اسلام۔ دعوۃ الامیر حقیقۃ الوحی۔ درود شریف۔ علاوہ ازیں بعض اور جماعتوں یا مستحق افراد کی طرف سے بھی بغرض مطالعہ یا لائبریری درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ اگر کوئی صاحب بطور صدقہ جاریہ ان کے لئے کتب مرحمت فرما سکیں تو دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ - قادیان۔

# قادیان کی آبادی بفضل خدا نہایت سرعت سے بڑھ رہی ہے

## ایک سال کے قلیل عرصہ میں تعمیر ہونے والے مکانات کی فہرست

یوں تو مخلصین جماعت احمدیہ ہر سال ہی ایک خاصی تعداد میں اپنے مکان قادیان کی بابرکت زمین میں تعمیر کر کے آبادی میں اضافہ کا باعث بننے اور قادیان کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو پورا کرنے میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن جب سے تحریک جدید کے ماتحت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ احباب کو قادیان میں مکانات بنانے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس طرح بھی سلسلہ کے مقدس مرکز کو معاندین کی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس وقت سے نہایت سرعت کے ساتھ مکانات تعمیر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

ذیل میں ان مکانات کی جن میں سے بعض نہایت عالی شان بھی ہیں فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو گذشتہ ایک سال کے عرصہ میں تعمیر ہوئے۔ یا جن کی تعمیر شروع ہے۔ ان میں بعض ایسے اصحاب کے مکانات بھی ہیں۔ جنہوں نے اس سال کچھ نہ کچھ اضافہ کیا۔ اگرچہ اس فہرست کو مکمل بنانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن بہت ممکن ہے۔ کہ بعض اصحاب کے مکانات درج نہ ہوئے ہوں۔ ایسی صورت میں ان کی طرف سے اطلاع موصول ہونے پر پھر اعلان کر دیا جائے گا۔ بہر حال جو فہرست تیار ہوئی ہے۔ وہ محلہ وار حسب ذیل ہے۔

### دارالامان

۱۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب
۲۔ مرزا رشید احمد صاحب
۳۔ قاری غلام لحم صاحب
۴۔ محمد الدین صاحب حجام
۵۔ مہمان خانہ جدید
۶۔ مفتی فضل الرحمٰن صاحب
۷۔ حمید احمد صاحب
۸۔ بابو محمد شفیع صاحب
۹۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی
۱۰۔ عبد الرحیم صاحب سوڈا واٹر فیکٹری
۱۱۔ عبد الغنی صاحب
۱۲۔ جلال خان صاحب
۱۳۔ مرزا مظہر بیگ صاحب (دو دکانیں)
۱۴۔ نواب عبد اللہ خان صاحب دوکانیں
۱۵۔ مسجد ریتی چھلہ

### محلہ دار الانوار

۱۶۔ سر چودہری ظفر اللہ خان صاحب
۱۷۔ ڈاکٹر حاجی خان صاحب
۱۸۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب
۱۹۔ سید عزیز اللہ شاہ صاحب
۲۰۔ قاضی عبد المجید صاحب
۲۱۔ مولوی ظہور حسین صاحب
۲۲۔ چودہری حاکم علی صاحب

### محلہ دار الرحمت

۲۳۔ ڈاکٹر فضل الدین صاحب
۲۴۔ چودہری صادق علی صاحب
۲۵۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری
۲۶۔ مستری خدا بخش صاحب
۲۷۔ شیخ اللہ بخش صاحب
۲۸۔ منشی فرمان علی صاحب
۲۹۔ ماسٹر غلام محمد صاحب
۳۰۔ منشی محمد اسماعیل صاحب
۳۱۔ چودہری مبارک علی صاحب
۳۲۔ اللہ بخش صاحب
۳۳۔ نعمت اللہ صاحب
۳۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب
۳۵۔ مولوی محمد صالح صاحب
۳۶۔ مائی جیمی صاحبہ
۳۷۔ صوفی غلام محمد صاحب ماریشس
۳۸۔ بابو محمد اسماعیل صاحب معتبر
۳۹۔ حافظ محمد اسحاق صاحب
۴۰۔ خلیل الرحمٰن صاحب
۴۱۔ ماسٹر محمد علی صاحب اظہر
۴۲۔ مستری جان محمد صاحب
۴۳۔ مستری جلال الدین صاحب
۴۴۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس
۴۵۔ محمد علی شاہ صاحب
۴۶۔ مستری محمد دین صاحب
۴۷۔ مرزا اشرف بیگ صاحب
۴۸۔ بابو محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر
۴۹۔ اللہ دین صاحب
۵۰۔ قاری غلام مجتبیٰ صاحب
۵۱۔ ماسٹر محمد حسین صاحب درزی
۵۲۔ جلال خان صاحب
۵۳۔ مولا بخش صاحب
۵۴۔ استانی صفیہ صاحبہ
۵۵۔ بابو محمد شریف صاحب
۵۶۔ محمد شریف صاحب
۵۷۔ بابو عبد العزیز صاحب
۵۸۔ محمد انوار صاحب
۵۹۔ غلام محمد صاحب
۶۰۔ میاں بشیر احمد صاحب لاہوری
۶۱۔ منشی عبد الحق صاحب کاتب
۶۲۔ محمد بخش صاحب
۶۳۔ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب
۶۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب لاہور
۶۵۔ نور احمد صاحب بذریعہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب
۶۶۔ عبد الرحمٰن صاحب کشمیری
۶۷۔ برادر صالح محمد صاحب

### محلہ دار العلوم

۶۸۔ ملک محمد طفیل صاحب
۶۹۔ ڈاکٹر فضل الدین صاحب
۷۰۔ ماسٹر مولا بخش صاحب
۷۱۔ عبد الحکیم صاحب نومسلم
۷۲۔ مستری علم دین صاحب
۷۳۔ منشی کرم علی صاحب
۷۴۔ سید محمد اسمٰعیل صاحب
۷۵۔ چودہری عبد الواحد صاحب
۷۶۔ مرزا سراج بیگ صاحب
۷۷۔ قاضی محمد عبد اللہ صاحب
۷۸۔ سید اسلام صاحب
۷۹۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر
۸۰۔ محمد بخش صاحب
۸۱۔ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب
۸۲۔ شیخ بشیر احمد صاحب ۔ مرچنٹ
۸۳۔ مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل
۸۴۔ عبد اللہ صاحب جلد ساز

### محلہ دار الفضل

۸۵۔ حوالدار عبد الحمید صاحب پنشنر
۸۶۔ صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
۸۷۔ حکیم عبد العزیز خان صاحب امین آبادی
۸۸۔ حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ
۸۹۔ چودہری بلند خان صاحب
۹۰۔ محمد اسحاق صاحب
۹۱۔ چودہری فقیر محمد صاحب
۹۲۔ ملک مولا بخش صاحب
۹۳۔ ڈپٹی ظفر الحق صاحب
۹۴۔ حافظ مبارک احمد صاحب
۹۵۔ ٹھیکیدار عمر دین صاحب
۹۶۔ صوفی محمد اسمٰعیل صاحب
۹۷۔ ڈاکٹر فضل حق صاحب
۹۸۔ محمد بخش صاحب
۹۹۔ ماسٹر فضل الٰہی صاحب وزیر آبادی
۱۰۰۔ شیخ رشید احمد صاحب منٹگمری
۱۰۱۔ چودہری محمد بخش صاحب
۱۰۲۔ شیخ فضل احمد صاحب بٹالہ
۱۰۳۔ ماسٹر نور الٰہی صاحب
۱۰۴۔ مستری عبد الرحیم صاحب
۱۰۵۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری
۱۰۶۔ حکیم دین محمد صاحب
۱۰۷۔ علی گوہر صاحب
۱۰۸۔ مولوی فضل الٰہی صاحب
۱۰۹۔ مولوی غلام نبی صاحب
۱۱۰۔ محمد شریف صاحب
۱۱۱۔ چودہری غلام محمد صاحب
۱۱۲۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل
۱۱۳۔ محمد حسین صاحب گرداور
۱۱۴۔ ماسٹر محمد اسحاق صاحب بی۔ ایس سی کانپور

### محلہ دار البرکات

۱۱۵۔ غلام محمد صاحب اختر
۱۱۶۔ ڈاکٹر رشید احمد صاحب
۱۱۷۔ ڈاکٹر ظہور احمد شاہ صاحب
۱۱۸۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۹ میر احمد صاحب قریشی
۱۲۰۔ مرزا عبد الغنی صاحب
۱۲۱۔ مستری امام دین صاحب
۱۲۲۔ مرزا احمد صادق صاحب
۱۲۳۔ ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر
۱۲۴۔ مصباح الدین صاحب
۱۲۵۔ حافظ محمد الیاس صاحب
۱۲۶۔ فضل محمد صاحب ہرسیاں
۱۲۷۔ چودہری سلطان احمد صاحب
۱۲۸۔ بابو احمد اللہ صاحب
۱۲۹۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب
۱۳۰۔ مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۳۱۔ مستری بلندا صاحب
۱۳۲۔ محمد دین صاحب
۱۳۳۔ مستری علی محمد صاحب
۱۳۴۔ چودہری غلام محمد صاحب
۱۳۵۔ غلام محمد صاحب ریلوے قلی
۱۳۶۔ مستری نواب الدین صاحب
۱۳۷۔ شیخ محمد بخش صاحب
۱۳۸۔ اسماعیل صاحب
۱۳۹۔ عیدا صاحب دھوبی
۱۴۰۔ رکن دین صاحب
۱۴۱۔ افسر جی صاحب پٹیالوی
۱۴۲۔ مولوی فضل الٰہی صاحب
۱۴۳۔ مولوی عبد المجید صاحب
۱۴۴۔ منشی اللہ دتا صاحب لنگر خانہ
۱۴۵۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب بونالوی
۱۴۶۔ مسجد

### محلہ دار السعت

۱۴۷۔ چراغ دین صاحب نانبائی
۱۴۸۔ منشی سبحان علی صاحب
۱۴۹۔ خواجہ حسین الدین صاحب

# سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص جناب محمد صالح صاحب مرحوم کے

## مختصر حالات زندگی



### خاندانی حالات

میرے والد مرحوم حضرت محمد صالح صاحب مچھلی بندری ایک معزز فوجی خاندان کے رکن اور فوجی وظیفہ خوار تھے۔ آپ برما کی جنگوں میں شریک ہو چکے ہیں۔ آپ کے اجداد ان بزرگوں میں سے تھے۔ جو ساتویں یا آٹھویں صدی ہجری میں عرب سے ہندوستان تبلیغ کی غرض سے آئے۔ اور مچھلی بندر کے قرب و جوار کے مواضعات میں پہونچے۔ اس وقت ہندوستان میں اسلام کی ابتداء تھی۔ چاروں طرف ہندوؤں کی حکومت تھی آپ کے خاندان کے بزرگوں جمال احمد۔ غلام احمد اور غلام رسول صاحبان نے مچھلی بندر کے متصل مصطفےٰ نگر کے نام سے ایک موضع آباد کیا۔ جسے بعد میں ہندوؤں نے اپنی ایک مورتی کے نام "پرکاز" (دکانچہ) سے بدل دیا۔ اور اب اسی نام سے یہ موضع مشہور ہے۔ لیکن سرکاری ریکارڈ میں قدیم سے مصطفےٰ نگر کا نام ہی مروج ہے۔ بفضلہ تعالےٰ آپ کے خاندان میں سب صالحین گذرے ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت حسن احمد صاحب مرحوم ایک مشہور محدث تھے۔

### بیعت

۱۹۱۴ء یا ۱۹۱۵ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب مرحوم۔ اور مولانا میر محمد سعید صاحب مرحوم مچھلی بندر تشریف لائے جب ان بزرگوں کے ذریعہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا پیغام پہونچا۔ تو فوراً آپ نے بیعت کر لی۔ آپ کے ساتھ آپ کے گھر والوں نے بھی بیعت کی۔ سلسلہ کی تمام کتابیں منگوائیں اور جو آتا۔ اس کو جوش و اخلاص سے پڑھکر سُنایا کرتے۔ آپ کے رفقاء میں موضع کوسُوپالم علاقہ کرشنا کے ایک اور بزرگ حضرت محمد یعقوب صاحب مرحوم بھی تھے۔ وہ بھی حضرت اقدس کے غلاموں میں شریک ہو گئے۔ اور اسی موضع میں فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

### ایک ولی کو بشارت

اسی زمانہ میں موضع نڑمول میں جو مچھلی بندر سے قریب ہی ہے۔ ایک بہت بڑے بزرگ رہتے تھے۔ لوگ ان کو ولی سمجھتے تھے۔ حافظ قرآن تھے۔ لوگوں سے بیعت بھی لیتے تھے۔ ایک رُویا کی بنا پر وُہ فوراً حیدرآباد گئے۔ اور حضرت میر محمد سعید صاحب مرحوم سے ملے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بیعت کی۔ کہتے ہیں۔ کہ وہ قادیان بھی تشریف لے گئے تھے۔

### اخلاص

ہمارے والد صاحب مرحوم کی زندگی فقیرانہ تھی۔ عاشق رسول تھے۔ خاص ذوق اور عشق و محبت سے ہمیشہ حضرت اقدس کا نام لیتے۔ آخر دم تک دیار محبوب میں پہونچنے کی تڑپ رہی۔ اور اسی تڑپ کو سینہ میں لئے ہُوئے دنیا سے انتقال فرما گئے۔

### کشف و کرامات

رات کے کسی حصہ میں بھی ہم اُٹھتے۔ تو دیکھتے کہ والد صاحب مرحوم بیٹھے ہوئے یاد الٰہی میں مشغول ہیں۔ ہر روز صبح اُٹھکر کوئی نہ کوئی رُویا بیان فرماتے۔ آپ کی زبان سے جو بات نکلتی وہ پوری ہوتی۔ آپ کثرت سے آقائے نامدار حبیب اکرم محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام کے دیدار سے مشرف ہوا کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و دیگر بزرگانِ سلف کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپ کے کئی رویا ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ جو آپ نے وفات سے بہت پہلے بیان فرمایا۔ کہ میں نے دیکھا۔ ایک بہت بڑا دربار منعقد ہے۔ ایک حلقہ ہے۔ سب انبیائے کرام ایک صف میں جمع ہیں درمیان میں سرور کائنات حبیب اکرم محمد صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں۔ اور آپ کے پہلو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام تشریف فرما ہیں۔ اور حلقہ کے درمیان حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ قالین بچھا رہے ہیں۔

### احمدیوں کا ایک چھوٹا سا موضع

آپ ہمیں تعلیم دلانے کی غرض سے مصطفےٰ نگر کی موروثی جائیداد فروخت کر کے مچھلی بندر چلے آئے چند سال کے بعد زراعت کے سلسلہ میں موضع گائیم پاڈ علاقہ کرشنا کے قریب ایک قطعہ خرید کیا۔ یہ شہنشاہ عالمگیر کے زمانہ کی جاگیر ہے۔ جو اس وقت ایک ہندو بیرسٹر کے قبضہ میں ہے۔ اس میں زیادہ تر امامیہ مذہب کے پیرو تھے۔ لیکن والد صاحب مرحوم کے زمانہ میں جو تبلیغ کی بناء پڑی۔ تو اب بفضلہ تعالےٰ اس موضع میں مسلمانوں کے جو تقریباً پچیس ۲۵ گھر ہیں خدا کے فضل و کرم سے ان میں زیادہ تر احمدی ہیں یہ ایک غریب احمدیوں کا چھوٹا سا موضع ہے۔ جو سمندر کے ساحل سے تقریباً سات آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس وقت یہاں کی جماعت کے ضروری اخراجات عاجز اور اخویم عبد الحی صاحب ادا کر رہے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً کافی مدد حضرت محترم سیٹھ عبد اللہ بھائی الہ دین صاحب سے بھی ملتی رہتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اور آپ کے مدارج بڑھائے۔ آمین۔ آپ ایک فرشتہ خصائل خدا رسیدہ بزرگ ہیں۔ اور والد صاحب مرحوم کے نہایت ہی مخلص دوست۔ سلسلہ کے اخبارات بھائی صاحب موصوف کے ذریعہ آتے ہیں۔

### معاندین کی تباہی

حضرت والد صاحب مرحوم کی عمر سو سے زیادہ ہو چکی تھی۔ مگر اس عمر میں بھی آپ کے قوٰے اچھے تھے۔ آپ بغیر عینک کے مطالعہ فرماتے۔ حضرت اقدس کی شان میں کوئی گستاخانہ کلام سُن نہیں سکتے تھے۔ ایسے موقع پر آپ کے چہرہ سے جلال ظاہر ہوتا۔ اور جن لوگوں نے آپ کی مخالفت کی۔ اب ان کا نام و نشان تک باقی نہیں رہا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ ایک مخالف مولوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف تقریر کر رہا تھا۔ اور آپ کی شان میں بہت گرے ہوئے الفاظ اس کی زبان سے نکل رہے تھے۔ والد صاحب نے اسے خدا تعالےٰ کے غضب سے ڈرایا۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر اسی وقت اس کے بیٹے پر سے گاڑی کے گذرنے کی اطلاع آئی۔ اور اس نے اپنی تقریر فوراً بند کر دی۔ اور پریشان ہو کر بھاگا۔

### کثرت اولاد کی دُعا

والد صاحب مرحوم ساری جماعت کیلئے دعا فرمایا کرتے تھے۔ اور اپنی نسل کے کثرت سے بڑھنے کی بھی دُعا فرماتے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ کی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے یہ کثرت عطا ہوئی۔ ہم تینوں بھائیوں کے ان جزاولاد ہوئی ہے۔ اسی سے گھر میں ہی ایک اچھی خاصی جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔

ہمارے بڑے بھائی مولوی عبد الحی صاحب ہیں جو گراجویٹ اور سلسلہ کے مخلص فرد ہیں۔ تہجد گزار ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ایک معینہ مدت تک سب سے ملنا جلنا ترک کر دیا تھا۔ صرف سرکاری فرائض کی ادائگی کی ضمن میں شہر جاتے آتے تھے۔ اور بقیہ وقت شہر سے دور مضافات میں گذارتے تھے۔ اب ان میں دیار محبوب میں ہجرت کر کے جانے کی تڑپ پیدا ہو گئی ہے۔ اور مجھے بھی یہاں کی جائیداد فروخت کر کے ہجرت کے لئے تیار رہنے کے لئے لکھا ہے۔ لیکن تبلیغ کی ضمن میں خاندان کے بعض افراد کا یہاں رہنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ خاندان کا ایک حصہ مرکز میں ہجرت کر سکتا ہے۔ اور ایک حصہ یہاں رہ سکتا ہے۔ اس بارہ میں عنقریب ایک معروضہ محترم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب بھائی کے مشورہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔

(خاکسار عبد القیوم خلف حضرت محمد صالح صاحب مرحوم مچھلی بندری۔ موضع گائیم پاڈ۔ ضلع کرشنا)

---

# آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا پینتالیسواں سالانہ اجلاس



امید ہے کہ یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ اس مرتبہ کیپٹن ہز ہائی نس عالی جاہ فرزند دلپذیر دولت انگلیشیہ مخلص الدولہ امیر الملک امیر الامراء نواب سر سید محمد رضا علی خان بہادر کے سی۔ ایس آئی والی ریاست رام پور نے کانفرنس کو اپنے دار الحکومت میں سالانہ اجلاس منعقد کرنے کی دعوت دی ہے اور اجلاس کی صدارت کے لئے رائٹ آنریبل ہز ہائی نس سر سلطان محمد شاہ آغا خان بہادر جی سی آئی، ای جی سی ایس آئی جی، سی دی او، ایل ایل ڈی پرو چانسلر مسلم یونیورسٹی جیسی نامور ہستی کا نام تجویز فرمایا ہے۔ اور چونکہ ہز ہائی نس کا قیام ہندوستان میں زیادہ عرصہ تک نہ ہوگا۔ اس لئے ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ فروری ۱۹۳۶ء کی تاریخیں اجلاس کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔

یہ حقیقت محتاج بیان نہیں کہ علی گڑھ تحریک کے ساتھ دربار رام پور کا نہایت دیرینہ تعلق ہے۔ چنانچہ سر سید مرحوم کے زمانہ میں نواب سر کلب علی خان بہادر خلد آشیاں نے گراں قدر عطیہ سے کالج کی امداد فرمائی تھی۔ اور وہ اس تعلیم گاہ کے ایک جلیل القدر سرپرست تھے۔ اس کے بعد ۱۹۰۰ء میں نواب سر حامد علی خان جنت مکاں کے عہد میں اس کانفرنس کا چودھواں اجلاس بڑی شان و شوکت کے ساتھ رام پور میں منعقد ہوا تھا۔ نیز مسلم یونیورسٹی بھی ہز ہائی نس کے عطیات سے مستفید ہوتی رہی، جس کی یادگار "حامد یونین ہال" موجود ہے۔

اسی طرح رائٹ آنریبل ہز ہائی نس سر سلطان محمد شاہ آغا خان بالقابہ بھی دو مرتبہ ۱۹۰۳ء اور ۱۹۱۱ء میں بمقام دہلی کانفرنس کے سالانہ اجلاس کی صدارت فرما چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلم یونیورسٹی کی تحریک کو کامیاب بنانے میں آپ کی مسلسل جدوجہد اور ہندوستان کے مختلف صوبوں کے دورے تو اب بھی لوگوں کو یاد ہونگے۔ اس وقت بھی ہز ہائی نس مسلم یونیورسٹی کے پرو چانسلر ہیں اور مسلمانوں کے اس تعلیمی مرکز سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔

ہز ہائی نس سر آغا خان بالقابہ کو ہندوستان کے تعلیمی مسائل سے واقفیت ہونے کے علاوہ یورپ کے طویل قیام کی وجہ سے وہاں کے بہترین اداروں کے دیکھنے کا بھی کافی موقع ملا ہے۔ اس بنا پر امید کی جاتی ہے۔ کہ ہز ہائی نس کا خطبہ صدارت تعلیم جدید کے معاملہ میں شمع راہ کا کام دے گا۔ جماعت استقبالیہ کے صدر خود ہز ہائی نس فرماں روائے رام پور ہیں۔ جو حال ہی میں یورپ کی طویل سیاحت سے تشریف لائے ہیں اور اپنی رعایا کی تعلیم کی جانب خاص توجہ فرما رہے ہیں۔ ان حالات کے لحاظ سے یہ امید ہے۔ کہ ہز ہائی نس والئی رام پور کا خطبہ استقبالیہ بھی ہماری قوم کی تعلیمی جدوجہد میں ایک خاص سرگرمی پیدا کرے گا۔

یہ وہ زمانہ ہے کہ ہر طرف سے موجودہ طریقہ تعلیم کو قابل اصلاح بتایا جا رہا ہے۔ اور صوبہ کی گورنمنٹوں کے علاوہ مرکزی حکومت کے سامنے بھی یہ مسئلہ پیش ہے۔ چنانچہ حال ہی میں سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن نے (جس میں تمام صوبے کے نمائندے جمع ہوئے تھے) یہ تجویز پاس کی ہے کہ ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کی از سر نو تشکیل کی جائے۔ ضرورت ہے کہ یہ کانفرنس بھی مسلمانوں کے نقطہ نظر سے اس مسئلہ پر غور کرے کیونکہ تعلیم ہی مسلمانوں کی آئندہ ترقی کا سنگ بنیاد ہے علاوہ ازیں تمام ملک میں تعلیم یافتہ طبقہ کی بے کاری دور کرنے کا مسئلہ بھی زیر بحث ہے۔ اس مشکل کے حل کرنے کے لئے گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے ۱۹۳۴ء میں رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو کی زیر صدارت ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس کی رپورٹ حال ہی میں شائع ہو گئی ہے۔ اس رپورٹ میں ملک کے طریقہ تعلیم کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ عنقریب صوبہ کی کونسل میں اس پر غور ہونے والا ہے اور اس سلسلہ میں صنعتی اور زراعتی تعلیم کو ترقی دینے کا مسئلہ بھی معرض بحث میں ہے۔ اس کانفرنس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمانوں کے نقطہ نظر سے اس رپورٹ پر اپنی رائے ظاہر کرے۔

مندرجہ بالا حالات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ موجودہ طریقہ تعلیم میں اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ اس لئے کوشش کی جا رہی ہے کہ جن صوبوں میں مسلم تعلیمی کانفرنسیں قائم ہیں۔ ان کو مضبوط کیا جائے۔ اور جہاں نہیں ہیں وہاں قائم کی جائیں تاکہ وہ اس کانفرنس کو جو مسلمانوں کی مرکزی جماعت ہے مقامی ضروریات اور حالات سے باخبر رکھ سکیں۔ اجلاس رام پور میں خاص طور پر ہر صوبہ کے نمائندوں کو اسی مقصد کی تکمیل کے لئے دعوت دی گئی ہے۔

غرض مختلف وجوہ سے کانفرنس کا آئندہ اجلاس ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے ہندوستان کے ہر صوبہ نیز اسلامی ریاستوں کے مسلمانوں اور عہدہ داروں سے یہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ آئندہ اجلاس میں جو انشاء اللہ یقیناً ایک تاریخی شہرت حاصل کرے گا۔ شریک ہو کر مسلمانوں کی تعلیمی مشکلات کے حل کرنے میں مدد دیں۔

اجلاس کانفرنس میں شرکت کے لئے فیس ممبری پانچ روپیہ ہے جو آنریری سیکرٹری کانفرنس کے نام علی گڑھ کے پتہ سے بھیجی جائے یا کانفرنس کے کسی سفیر کو دی جائے۔ جو مختلف اضلاع میں برادران اسلام کو کانفرنس کا ممبر بنانے کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔

ممبر صاحبان کو اجلاس میں ریزولیوشنوں پر بحث کرنے اور رائے دینے کا حق حاصل ہوگا۔ نیز سب ممبر سرکار رام پور کے مہمان ہوں گے اور ان کے قیام اور طعام کا انتظام بغیر کسی مزید فیس کے ہوگا۔ جو اصحاب اجلاس میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنی تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے کونسل سکرٹری سید معقول احمد صاحب بی اے رام پور اسٹیٹ کو پہلے سے اطلاع دیدیں۔

جن صاحب کو کوئی تجویز پیش کرنی ہو۔ وہ ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء تک صدر دفتر کانفرنس علی گڑھ میں بھیج دیں۔

محمد حبیب الرحمن خان شروانی (صدر یار جنگ) آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس سلطان جہان منزل علی گڑھ۔

## تقرر امرائے جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے ان کے انتخاب اور درخواستوں کی بنا پر حسب ذیل اصحاب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک امیر مقرر فرمایا ہے

(۱) ناصر آباد ضلع تھرپارکر سندھ — مولوی قدرت اللہ صاحب

(۲) پھلیس مشمولہ گوداں والی نگھارنہ ضلع گجرات — چوہدری غلام نبی صاحب سکنہ پھلیس

(۳) دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور — شیخ جلال الدین صاحب

(۴) پونہ — بابا ولی اللہ صاحب گورنمنٹ پنشنر

(۵) مانڈلے — ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب مدیا ڈسپنسری

(۶) کوئٹہ — چوہدری احمد جان صاحب کے تبادلہ کی وجہ سے قاضی محمد رشید صاحب

ناظر اعلیٰ

## نظارت بیت المال کا ضروری اعلان

میں پہلے بھی اعلان کر چکا ہوں۔ کہ بغیر اجازت مرکز کسی قسم کا چندہ جماعت سے وصول نہیں کیا جا سکتا۔ مگر بعض احباب یا عہدہ دار مساجد وغیرہ کے لئے از خود چندہ وصول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو صریح بے قاعدگی میں داخل ہے۔ میں عہدہ داران جماعت اور احباب کو اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دیتا ہوں۔ کہ بغیر اجازت مرکز اس قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے اور احباب کو مطلع رہنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی صاحب نظارت بیت المال کی تحریر کے بغیر اس قسم کے چندے وصول کرے۔ تو اسے ہرگز چندہ نہ دیا جائے بلکہ ایسے شخص کے نام وغیرہ سے فوراً نظارت بیت المال کو اطلاع دی جائے۔ ناظر بیت المال قادیان

## وی پی

جن اصحاب کی قیمت ۵ فروری تک ختم ہوتی ہے وہ فوراً بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ورنہ وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ (مینیجر)

# سر فیروز خان صاحب نون پر مسٹر مظہر علی کے اتہام کی تردید

## عائد کردہ الزام بے بنیاد اور صداقت سے معرا ہے



لاہور ۶ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت پنجاب کی توجہ اس طرف منعطف کرائی گئی ہے کہ مسٹر مظہر علی ایم۔ ایل سی نے اخبار مجاہد میں بدیں مضمون بیانات شائع کئے ہیں۔ کہ شہید گنج کے متعلق ایجی ٹیشن کے ابتدائی مراحل پر آنریبل ملک سر فیروز خان نون وزیر تعلیم نے اپنے ہم مذہبوں کو سول نافرمانی کی مہم اس امید پر جاری رکھنے کی ترغیب دی تھی۔ کہ وہ اس طریق پر اس جگہ کو حاصل کر لیں گے۔ آنریبل وزیر ممدوح نے اخبارات کے نام ایک بیان میں متذکرہ بالا بیان کو شرمناک دروغ بافی قرار دیا ہے۔ اس غیر مشروط تردید کو تسلیم کرنے کی بجائے مسٹر مظہر علی نے ابتدائی بیان کی یہ کہہ کر تائید کرنے کی کوشش کرنی مناسب سمجھی ہے۔ کہ میں نے مجلس وضع آئین و قوانین پنجاب کے سیشن میں جو گذشتہ نومبر کو منعقد ہوا۔ مباحثہ کے دوران میں اس قسم کا الزام عائد کیا تھا اور یہ امر واقعہ کہ اس الزام کی کوئی مستند تردید نہیں کی گئی اس کی صداقت پر شاہد ہے۔ حکومت پنجاب نے مباحثہ کی روئداد ملاحظہ کی ہے۔ مطبوعہ روئداد کا متعلقہ اقتباس مندرجہ ذیل ہے:-

لیکن لوگوں کو دوبارہ یقین دلایا گیا۔ کہ حکومت ان سے سول نافرمانی کی مہم جاری کرانی چاہتی ہے۔ حکومت نے ابھی تک اس مقرر کے اس بیان کی تردید کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جس نے ۲۹ اگست کو امرتسر میں تقریر کی تھی۔ اور دوران تقریر میں کہا تھا۔ ۱۲ تاریخ کے بعد حکومت کے وزیر نے ہم سے کہا کہ اگر مسلمان سول نافرمانی کو شروع کریں تو حکومت انہیں مسجد واپس دلا دے گی۔ مقرر مذکور نے سرکاری وزیر کا نام بھی لیا اور اس کی تقریر اخباروں میں چھپ چکی ہے۔ بدقسمتی سے صرف یہی غلط بیانی نہیں۔ جس سے دوران مباحثہ میں کام لیا گیا۔ ایوان کے آنریبل لیڈر نے اپنی تقریر کے دوران میں مندرجہ ذیل رائے کا اظہار کیا تھا

"مجھے افسوس سے یہ کہنا ہے کہ مجھے اپنی ساری زندگی میں ایسی دروغ گوئی اور ایسی بے بنیاد غلط بیانیوں کا طومار سننے کا شاذ و نادر ہی موقعہ ملا ہوگا۔ جو میں نے اس مباحثہ کے دوران میں چند مقررین کی زبانی سنی ہیں"۔

پھر مسٹر مظہر علی کی تقریر کا خصوصیت سے حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ یہ غلط بیانیوں سے لبریز تھی اور یہ غلط بیانیاں اس قدر کثیر اور سنگین تھیں کہ میرے خیال میں ممبر موصوف نے اپنے مقصد کو خود ہی نقصان پہنچایا۔ کیونکہ ان کا کسی دوسرے کو یقین ہی نہیں آ سکتا۔

فی الحقیقت اس قدر زیادہ غلط بیانیوں سے کام لیا گیا۔ کہ ایوان کے آنریبل لیڈر کے لئے ان تمام کا جواب دینا ناممکن ہو گیا۔ اور یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لئے کوئی جواز نہیں کہ ایک خاص بیان اس لئے درست ہے کہ اس کی خصوصیت سے تردید نہیں کی گئی۔ یہ خاص بیان جواب زیر بحث ہے صریح طور پر اس درجہ لغو تھا کہ اس کے اندر ہی اس کی تردید مضمر تھی۔ بہرحال اگر متعلقہ آنریبل وزیر کو اس کا علم ہوتا۔ کہ ان پر ذاتی حملہ کیا گیا ہے تو وہ دوران مباحثہ میں اس کی تردید کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ انہیں اس امر کا علم نہیں تھا اور جونہی یہ معاملہ ان کے نوٹس میں لایا گیا۔ انہوں نے معاً تردید شائع کر دی جو ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء کے اخبارات میں چھپ چکی ہے۔ دوران مباحثہ میں انہیں اس امر کی قطعی لاعلمی تھی۔ کہ ان پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی توجیہ اس امر سے ہوتی ہے۔ کہ مسٹر مظہر علی کی تقریر میں جسے کونسل رپورٹر نے قلم بند کیا۔ حکومت کا وزیر نہیں بلکہ حکومت کا ممبر کے الفاظ آتے ہیں جب اس تقریر کی نقل مسٹر مظہر علی کے پاس برائے تصحیح بھیجی گئی تو انہوں نے اصل تقریر کو درست کرنے کے بجائے۔ اپنی مکمل تقریر کی ایک علیحدہ اور تازہ ٹائپ شدہ نقل ارسال کردہ نقل کے ساتھ واپس بھیج دی۔ جس میں ممبر کی جگہ وزیر کا لفظ لکھا تھا۔ مزید برآں سر فیروز خان نون کو تا وقتیکہ انہوں نے ۸ جنوری ۱۹۳۶ء کے مجاہد کا ایک مضمون ملاحظہ نہ فرمایا یہ معلوم نہ تھا۔ کہ سول نافرمانی کے متعلق ان کی مفروضہ وکالت کے بارہ میں پلیٹ فارم پر یا اخبارات میں ذکر کیا گیا ہے۔ مزید برآں امر سے

کے جلسہ منعقدہ ۲۹ اگست میں جو تقریریں کی گئیں ان کی سرکاری رپورٹوں میں جو حکومت پنجاب کو موصول ہوئیں۔ نہ تو سر فیروز خان نون کا کہیں ذکر ہے نہ ان کے کسی مشورہ کا حوالہ ہے جو ان کی جانب منسوب کیا گیا تھا۔ چونکہ مسٹر مظہر علی حکومت کے ایک وزیر کی عزت پر اتہام آمیز حملے کرنے پر مصر ہیں۔ لہٰذا حکومت پنجاب نہایت صراحت کے ساتھ واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ نہ صرف ان کے عائد کردہ الزامات بے بنیاد ہیں بلکہ مسٹر مظہر علی کا وہ بیان بھی جسے سرکاری رپورٹر نے قلم بند کیا۔ اسی طرح صداقت سے معرا ہے جو انہوں نے لیجسلیٹو کونسل میں بدیں مفاد دیا۔ کہ حکومت کے ایک رکن نے سول نافرمانی کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

---

## بذریعہ پارسل ڈاکخانہ خطوط بھیجنے والے اصحاب کیلئے اطلاع

بعض احباب متعدد خطوط بذریعہ ان رجسٹرڈ پارسل بھیج دیتے ہیں۔ مگر بموجب قواعد ڈاک خانہ پارسل میں صرف ایک خط بھیجا جا سکتا ہے۔ اور اگر اس ایک خط کا وزن ۲۰ تولہ سے زائد نہ ہو تو اسے بذریعہ ان رجسٹرڈ پارسل یا رجسٹرڈ پارسل بھیجا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک سے زیادہ خطوط ہونے کی صورت میں ایک خط کو چھوڑ کر باقی تمام خطوط کو بیرنگ شمار کر کے محصول وصول کیا جاتا ہے۔ لہٰذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان ہے۔ کہ وہ ایک سے زیادہ خطوط کو بذریعہ پارسل ارسال نہ فرمایا کریں۔ تاکہ بجائے کسی فائدہ حاصل کرنے کے الٹا اپنے یا سلسلہ کے نقصان کا موجب نہ بنیں۔

(انچارج تحریک جدید)

---

## ضرورت کتب

بیٹیویا علاقہ جاوا میں احمدیت بفضل خدا ترقی کر رہی ہے۔ وہاں ایک لائبریری کے قیام کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کی اور بالخصوص ریویو آف ریلیجنز کی سابقہ جلدوں اور آئندہ کاپیوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر کوئی دوست بطور صدقہ جاریہ اس کام کو کلًا یا جزوًا اگر کے ثواب حاصل کرنا چاہیں۔ تو کتب یا نقد امداد معرفت نظارت ہذا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

---

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
### مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی مستہ ولد لپیتہ ذات کھچیانہ سکنہ کھچیانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۷/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱/۲/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
### مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی امر ناتھ ولد اتم چند ذات دھون سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۲/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
### مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نور ولد صالح محمد ذات سیال سکنہ کھوتیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام مسن برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
### مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ستہ ولد محکوڑا ذات جنجڑ سکنہ چک ۱۶۹ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
### مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی لبہ ولد عمر ذات لونہ سکنہ چک ۱۵۷ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۱/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
### مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سردارا ولد بہاری ذات سوبیانہ سکنہ چک ۲۳۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۶/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
### مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ترشنگداس ولد انوپ چند ذات کھورانہ سکنہ گھیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۲/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
### مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی لعل ولد بہادر ذات دولتانہ سکنہ بچہ دولتانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
### مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی مسن ولد بہاول ذات موچی سکنہ کھرکن تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۲/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروضین اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۰/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
### مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیان عنایت و سیال و شیر بذریعہ شیر پسران احمد ذات سیال سکنہ موضع ٹنگر و تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۹/۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۱/۱/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(مہر عدالت)

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**بیروت** ۸ فروری۔ شام میں قوم پرستوں کے مظاہرے بدستور جاری ہیں۔ حامہ میں مظاہرین کا تصادم فرانسیسی افواج سے ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک فرانسیسی افسر۔ ایک نائب۔ فوجی پولیس کے بیس افسراور پندرہ سپاہی زخمی ہوئے مظاہرین نے سرکاری عمارتوں پر پتھر برسانے شروع کر دیئے صورت حالات کو خطرناک سمجھتے ہوئے فوج بلائی گئی مظاہرین کے مجروحین کی تعداد کا اندازہ نہیں ہوسکا۔

**برلن** ۸ فروری۔ میونچ کے قریب دو جرمنی طیاروں کا تصادم ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک بازار میں تین آدمی ہلاک اور دو مجروح ہوئے ہوا باز فضائی چھتری کے ساتھ صحیح سلامت نیچے اتر آئے۔

**کینٹن** ۸ فروری۔ کیوزنگ پر اشتراکیوں کے قبضہ کا خطرہ اٹھ گیا ہے۔ ہونان اور نانگنگ سے فوجوں کی آمد کی وجہ سے اشتراکی بڑی سرعت سے پسپا ہو گئے ہیں۔ مارشل لا دور کردیا گیا ہے۔ اور اب امن قائم ہوگیا ہے

**ڈیسی** ۸ فروری۔ آئرلینڈ کی طبی جماعت کے ایک رکن نے دریائے تمبین کے علاقہ میں حبشی افواج کی فتح کی تصدیق کردی ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ اطالوی فوجیں تقریباً ہر روز ان کے کیمپ پر بمباری کرتیں اور مشین گنوں سے گولیاں چلاتی تھیں

**جنیوا** ۷ فروری۔ حکومت برطانیہ نے جمعیت اقوام کے نام ایک مکتوب بھیجا ہے۔ جس میں اٹلی کے اس الزام کی پرزور تردید کی ہے۔ کہ برطانیہ نے حبشی افواج کو گولیاں مہیا کیں۔ برطانوی مکتوب میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ سلطنت برطانیہ کی کسی فرم نے حبشہ کو فوجی ضروریات کے لئے گولیاں یا کسی قسم کا مادہ آتش گیر مہیا نہیں کیا۔

**لنڈن** ۷ فروری۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ جاپان اور مانچوکو کی افواج نے منگولیا کے بیرونی محاذ کی طرف بڑھنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ نیم سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ منگولیا اور سوویٹ جنگ کی تیاریوں میں مشغول ہیں۔ منگول مانچوکو کے محاذ پر تصادم کا خطرہ ہر روز بڑھ رہا ہے۔

**پشاور** ۹ فروری۔ ایران اور افغانستان کے درمیان تار کے سلسلہ کا افتتاح کیا گیا ہے دونوں حکومتوں کے درمیان مبارک باد کے تاروں کا تبادلہ کیا گیا۔

**کلکتہ** ۸ فروری۔ بنگال میں پورٹ ٹرسٹ اور کلکتہ کارپوریشن کے سلسلہ میں مسلمان ایجی ٹیشن کرنے والے ہیں۔

**ناگپور** ۸ فروری۔ گاندھی جی کے بڑے لڑکے مسٹر ہیرا لال گاندھی نے ہندو مذہب چھوڑ کر عیسائیت قبول کر لینے کا فیصلہ کرلیا ہے انہوں نے اخبار ڈیلی نیوز کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں باپ کی بدسلوکیوں کا ذکر کیا ہے۔

**لاہور** ۷ فروری۔ تحریک شہید گنج کے بانی چوہدری مولا بخش اور دوسرے ڈکٹیٹر مسٹر یعقوب الحسن روپوش تھے۔ آج اچانک شاہی مسجد میں رونما ہوئے۔ پانچ سو سے زائد باوردی پولیس اور ایک سو کے قریب خفیہ پولیس کے آدمی مسجد کو گھیرے ہوئے تھے۔ چوہدری مولا بخش ٹانگہ ڈرائیور کے بھیس میں مسجد کے قریب پہنچے اور مسٹر یعقوب الحسن موٹر میں آئے۔ چوہدری مولا بخش کو کوئی نہ پہچان سکا۔ اور یعقوب الحسن دو پولیس والوں سے اپنے آپ کو چھڑا کر مسجد میں داخل ہو گئے۔

**کراچی** ۷ فروری۔ سندھ سکرٹریٹ میں ۱۶۰ اسامیوں کے لئے ۳۰۰۰ امیدواروں کی جانب سے درخواستیں آئی ہیں۔

**نئی دہلی** ۷ فروری۔ معاہدہ اوٹاوا کے متعلق کانگرس پارٹی نے ایک میمورنڈم شائع کیا ہے۔ جس میں ہندوستان پر اس معاہدہ کا اثر ظاہر کیا ہے۔ مسٹر جناح اور بھولا بھائی ڈیسائی میں اس بارے میں گفت وشنید ہو رہی ہے۔ کہ انڈیپنڈنٹ پارٹی کہاں تک کانگرس سے تعاون کرسکتی ہے۔

**پیکنگ** ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے پانچ ہزار مانچوکو کے سپاہی جنہوں نے حال ہی میں صوبہ چہار کے ۱۶ اضلاع پر قبضہ کیا تھا صوبہ سویان پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں جس سے چینی گورنمنٹ کو سخت تشویش پیدا ہو رہی ہے

**لاہور** ۸ فروری۔ آج شاہی مسجد میں چوہدری مولا بخش کی صدارت میں مسلمانوں کا ایک اجتماع ہوا۔ جس میں مختلف ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اس کے بعد چھ رضاکاروں کا ایک جتھہ نکالا گیا جسے حسب معمول گرفتار کرلیا گیا۔

**کلکتہ** ۸ فروری۔ علی پور کے آلہ زلزلہ نما نے کل ۲ بجکر ۱۳ منٹ پر زلزلہ کا ایک بہت بڑا جھٹکا محسوس کیا۔ زلزلہ کلکتہ سے ۲۰۰۰ میل پرے آیا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ چین کا شمال مغربی علاقہ زلزلہ کی زد میں آیا ہے۔

**لنڈن** ۸ فروری۔ وزیر ہند نے دارالعوام میں اس ترقی پر اظہار اطمینان کیا۔ جو جدید آئین کے بروئے کار آنے سے پہلے کی جا رہی ہے انہوں نے بیان کیا۔ کہ حکومت اس کو ضروری خیال کرتی ہے۔ کہ صوبجات سندھ اور اڑیسہ کو صوبجاتی خود مختاری ملنے سے پہلے ہی معرض وجود میں لایا جائے۔ صوبجاتی خود مختاری کے لئے یکم اپریل ۱۹۳۶ء کی تاریخ موزوں ہے۔

**بہاولپور** ۸ فروری۔ پبلسٹی آفیسر بہاولپور نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۳ فروری کو پولیس نے ہندوؤں پر لاٹھی چارج نہیں کیا۔ اخبار ٹریبیون کی لاٹھی چارج کے متعلق خبر قطعاً بے بنیاد ہے نیز ہڑتال جو پانچ روز تک رہی۔ نامکمل تھی۔ کیونکہ نصف سے زیادہ ہندوؤں نے حسب معمول کاروبار جاری رکھا۔

**بونس آئرز** ۹ فروری۔ ارجن ٹائن میں دخانی جہاز کی تباہی سے ۱۹ اشخاص ہلاک ہوئے

**سرگودہا** ۷ فروری۔ مسٹر ڈگلس ینگ چیف جسٹس ہائیکورٹ لاہور نے سرگودہا میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پنجاب اکثر معاملات میں ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے آگے ہے۔ جہاں پنجابی فوج زراعت۔ اور دیگر تجارتی اور کاروباری سرگرمیوں میں ہندوستان کے دیگر صوبوں کے آدمیوں سے آگے ہے وہاں تنگ نظری رشوت ستانی اور رشوت خوری میں بھی سب سے سبقت لے گئے ہیں

**برلن** ۸ فروری۔ جرمن ریلوے ٹریفک کی ادائیگی کے متعلق جرمن اور پولینڈ کا تنازعہ انتہا کو پہنچ گیا۔ جب کہ پولینڈ سے گزر کر برلن جانے والے تمام گاڑیاں بند کردی گئیں۔

**بمبئی** ۸ فروری۔ آج بندرگاہ بمبئی سے یورپ اور امریکہ کو ۳۶۳۴۸۸ روپے کا سونا بھیجا گیا۔ اب تک کل ۲۲۲۳۶۶۳۷۶ روپے کا سونا باہر جا چکا ہے۔

**زنجبار** ۸ فروری۔ کل زنجبار میں حکومت کے بعض نامناسب قوانین کے نتیجہ میں فسادات رونما ہوئے ایک پوسٹ آفس لوٹا گیا۔ ایک ایشیائی پولیس افسر اور تین یورپین جن میں سے ایک بعد میں ہلاک ہوگیا۔ مجروح ہوئے۔

**بلاسپور** ۸ فروری۔ جمعہ کے روز ساڑھے چار بجے بعد دوپہر ایک ریلوے ٹرین جو راسے پور دھامتری لائن پر ابھان پور سٹیشن کی طرف جا رہی تھی۔ شدید طوفان آب وباد کی وجہ سے پٹڑی سے اتر گئی۔ جس کے نتیجہ میں گارڈ اور متعدد مسافر مجروح ہوئے۔

**سنگاپور** ۸ فروری۔ فوجی حکام نے سنگاپور میں